فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرض نماز کے بعد کسی کی درخواست پر اجتماعی دعا کی جا سکتی ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرض نمازوں کے بعد مستقل اجتماعی دعا کرنا بدعت ہے، اور نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ سعودی عرب میں کبار علما پر مشتمل اللجنة الدائمة نے بھی اس بارے میں فتوی صادر کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں ''عبادات کی جملہ اقسام توقیفی ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کی ہیئات اور کیفیات کا طریق کار کتاب وسنت سے ثابت ہونا چاہیئے۔ نماز کے بعد اجتماعی دعا کی مزعومہ صورت کا ثبوت نبی اکرم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر سے نہیں ملتا۔ ساری خیر اسی میں ہے کہ ہم آپؐ کی ہدایت کی پیروی کریں۔ نماز سے فراغت کے بعد آپؐ جو ورد و وظائف پڑھتے تھے، وہ مستند دلائل سے ثابت ہیں بعد میں انہی وظائف پر آپ کے خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور ائمہ سلف صالحین کاربند رہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے خلاف جو طریقہ ایجاد کیا جائے گا، وہ مردود ہے۔ نبی رحمت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ''من عمل عملا لیس علیه أمرنا فهورد'' جو دین میں نیا طریقہ ایجاد کرے، وہ ناقابل قبول ہے۔ جو امام سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے اور اس کے مقتدی بھی ہاتھ اٹھائے آمین، آمین کہتے ہیں، ان حضرات سے مطالبہ کیا جائے کہ نبی ﷺ کے عمل سے دلیل پیش کریں ورنہ اس عمل کی کوئی حقیقت نہیں، وہ ناقابل قبول اور مردود ہے۔ جس طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ'' سنت سے ہمیں کوئی دلیل نہیں مل سکی جو ان کے دعویٰ کی مستند بن سکے۔ ''لیکن ضرورت اور درخواست کی بنیاد پر فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کرنے کی کسی حد تک گنجائش موجود ہے۔ ہفت روزہ الاعتصام (ج ۵۴ عدد ۱۶ بابت ۲۶ اپریل تا ۲ مئی ۲۰۰۲ء: ص ۹) میں حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے رقم طراز ہیں ''رسول اللہ اور صحابہ کرامؓ نے بارش کے لئے اجتماعی دعا کی تھی چنانچہ صحیح بخاری میں ہے ''فرفع رسول اللہ یدیه یدعو ورفع الناس أیدیهم معه یدعون...'' اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بوقتِ حاجت یا ضرورت اور کسی سبب کی بنا پر اجتماعی دعا کا جواز ہے۔ اسی طرح ایک اور سائل کا جواب دیتے ہوئے حافظ صاحب رقم طراز ہیں ''حضرت عثمانؓ منبر پر تشریف فرما تھے کہ عمرو بن عاصؓ نے عرض کیا کہ آپ نے تو اس اُمت کو تباہی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔ لہٰذا آپ اور دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ توبہ کریں۔ علقمہ کا بیان ہے کہ آپ نے قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللھم إني استغفرك وأتوب إليك اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ ہاتھ اٹھائے۔ اسی طرح موصوف اپنے ایک فتویٰ (الاعتصام، ۱۲ جنوری ۲۰۰۱ ص ۱۱) میں رقم طراز ہیں کہ ''ہمارے شیوخ محدث روپڑیؒ اور محدث گوندلویؒ نماز کے بعد اجتماعی دعا کے عملاً قائل وفائل نہ تھے، الا یہ کہ کسی کی طرف سے دعا کی درخواست ہو۔ چنانچہ مقتدیوں میں سے کسی کے تقاضے پر یا امام کی کسی ضرورت اور مطالبے پر اجتماعی دعا کرنا جائز ہے جبکہ اسے نمازوں میں معمول بنا لینا خلافِ سنت ہے۔'' مزید تفصیلات کے لیے درج ذیل ایڈریس ملاحظہ فرمائیں:

http://www.kitabosunnat.com/forum/%D9%86%D9%85%D8%A7%D8%B2-5/%D9%81%D8%B1%D8%B6-%D9%86%D9%85%D8%A7%D8%B2-%DA%A9%DB%92-%D8%A8%D8%B9%D8%AF-%D8%A7%D8%AC%D8%AA%D9%85%D8%A7%D8%B9%DB%8C-%D8%AF%D8%B9%D8%A7%D8%9F-1360/

ہذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی